مطالعۂ ماحولیات

آس پاس

چوتھی جماعت کی درسی کتاب

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Aas Paas (Looking Around)
Text book in Urdu for Class IV

ISBN 81-7450-744-2

پہلا ایڈیشن
جون 2007 جیشٹھ 1929

دیگر طباعت
دسمبر 2013 پوش 1935
اپریل 2019 چیتر 1941

PD 1T SPA

₹ ??.00

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
سری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بنگلور - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

سرورق مصوری
طاہرہ پٹھان اور رابعہ شیخ،
'ہمت' احمدآباد

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف بزنس منیجر	:	ابیناش کُلّو
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	عبدالنعیم

سرورق اور آرٹ شویتا راؤ

تصاویر جوئل گل، الوک ہری، اروپ گپتا، منیش راج اور دیپا بالسور

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے
میں چھپوا کر
پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

قومی درسیات کا خاکہ —2005 ‘میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور 'تعلیم کے طفل مرکوز نظام' کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچّوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہوکر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوّزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کو شکر گزار ہے۔ کونسل ایڈوائزری کمیٹی برائے درسی کتب (پرائمری سطح) کی چیئرپرسن انیتا رامپال، اس کتاب کی خصوصی صلاح ساوتری سنگھ، پرنسپل، آچاریہ نریندر دیو کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی اور معاون خصوصی صلاح کار فرح فاروقی، ریڈر، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کی ممنون ومشکور ہے، ساتھ ہی اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبے برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔

ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے مہ جبیں جلیل کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی، تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تا کہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی
20 نومبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

اساتذہ اور والدین کے لیے نوٹ

قومی خاکہ درسیات 2005 کے مقاصد کو قومی سطح پر درسی کتب میں پیش کرنا ایک چیلنج بھرا کام رہا ہے۔ مصنفین حضرات نے درسی کتاب کی تیاری کے دوران اس کی بہتری کے لیے اہم نکات پر تبادلہ خیال اور مشوروں سے نوازا۔

اس عمر کے بچے اپنے گردوپیش کے ماحول کو بہ حیثیت مجموعی دیکھتے ہیں، وہ کسی موضوع کو سائنس اور سوشل سائنس میں تقسیم کرکے نہیں دیکھتے ہیں، لہٰذا یہ ضروری سمجھا گیا کہ اس کتاب میں بچوں کے گردوپیش کے ماحول کے قدرتی اور سماجی اجزا کو مجموعی طور پر پیش کیا جائے۔ نصاب بھی ماحولیات سے متعلق اس خیال کو پیش کر رہا ہے جو کہ بچوں کی زندگی سے جڑا ہے۔ اس درسی کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ہر موضوع سے متعلق قدرتی، سماجی اور تہذیبی پہلو بڑی باریکی سے اجاگر ہوں تاکہ بچے غوروفکر کے بعد اپنی رائے قائم کرسکیں۔

قومی سطح پر کلاس کے کثیر جہتی تمدن کو اجاگر کرنا ایک چیلنج ہے لہٰذا یہ ضروری سمجھا گیا کہ سب ہی بچوں کو اہمیت ملے۔ ان کے اندر ان کے سماجی، تہذیبی و تمدنی ماحول اور رہن سہن وغیرہ کی اہمیت کا احساس پیدا ہو۔ درسی کتاب تحریر کرتے وقت یہ سوال خاص طور پر اہم تھا کہ ہم کس بچے کو مخاطب کر رہے ہیں؟ کیا وہ کسی بڑے شہر کے کسی بڑے اسکول کے بچے ہیں یا کسی جھگی جھونپڑی کے اسکول کے، یا کسی چھوٹے دیہات کے اسکول کے، یا پھر کسی پہاڑی علاقے میں دور دراز کے اسکول کے؟ جنس، تہذیب وتمدن، مذہب، زبان، جغرافیائی حالات وغیرہ کی بنیاد پر تفریق سے کیسے نپٹا جائے؟ درسی کتاب میں کچھ اہم نکات شامل کیے گئے ہیں اور جنھیں اساتذہ کو بھی اپنے طریقے سے سمجھانا ہوگا۔

کتاب میں نفس مضمون بچوں کو پیش نظر رکھ کر ہی تیار کیا گیا ہے تاکہ بچوں کو خود دریافت کرکے معلوم کرنے کا موقع ملے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ رٹنے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ لہٰذا تعریف اور بیان جیسے رائج اصولوں کو جگہ نہیں دی گئی ہے۔ درسی کتاب میں معلومات فراہم کرنا بہت ہی آسان کام ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ بچوں کو موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرسکیں، دلچسپی کو بڑھا سکیں، خود کرکے سیکھیں، سوالات پوچھیں اور تجربات کرسکیں۔ بچے درسی کتاب سے خوشی خوشی وابستہ رہیں اس کے لیے اسباق میں مختلف انداز کے قصّے، کہانیاں، مکالمے، نظمیں، پہیلیاں، مزاحیہ قصّے، ڈرامے اور کلاس روم سے باہر کا برتاؤ وغیرہ، مختلف انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ بچوں میں کچھ باتوں کے لیے احساس پیدا کرنے اور ان کو حساس بنانے کے لیے اکثر قصے کہانیوں کا استعمال اہم مانا گیا ہے کیونکہ بچے اکثر کہانی کے کرداروں سے اپنے آپ کو آسانی سے وابستہ کرلیتے ہیں۔ کتاب میں استعمال کی گئی زبان بھی رسمی نہیں ہے بلکہ بچوں کی بول چال کی زبان ہے۔

علم کی تشکیل کے لیے بچوں کی عملی شمولیت ضروری ہے۔ موضوع کی پڑھائی کو کلاس کی چاردیواری کے باہر سے جوڑا گیا ہے۔ درسی کتاب میں دی گئی سرگرمیوں کے ذریعے بچوں میں معائنہ ومطالعہ کی اہلیت کو بڑھاوا دینے کی غرض سے پارکوں، میدانوں، تالاب کے کنارے قدرتی مناظر دکھانے، سیر کے لیے لے جانے کی ضرورت ہے۔ اس طرح ان میں معائنہ ومشاہدے کے ساتھ ساتھ اور مہارتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ درسی کتاب میں کوشش کی گئی کہ بچے کے مقامی علم کو اسکول کے علم کے ساتھ جوڑا جائے۔ یہ غور طلب بات ہے کہ درسی کتاب میں شامل مشقیں محض مشورے کے طور پر ہیں۔ مشقوں اور سوالات کو سبق کے آخر میں لاکر انہیں سبق کا ہی حصہ بنایا گیا ہے۔ لہٰذا

اساتذہ کو کتاب میں دی گئی مشقوں اور استعمال کی گئی چیزوں کو مقامی صورت حال کے مطابق ہی ڈھالنا اور تبدیل کرنا ہے۔ کتاب میں مختلف قسم کی مشقیں ہیں جو بچوں کو معائنہ، تحقیق، درجہ بندی، استعمال، تصویریں بنانا، بات چیت کرنا، فرق تلاش کرنا، لکھنا وغیرہ سب ہی مہارتوں کو حاصل کرنے کا موقع فراہم کریں گی۔ درسی کتاب میں بہت سی ایسی مہارتی مشقیں ہیں جن کو بچے خود اپنے ہاتھ سے کریں اور اس طرح ان میں خود اعتمادی اور خود کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ بچوں میں تخلیقی صلاحیت کو ابھارنے، خود کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے اور جمالیاتی حس پیدا کرنے میں مددگار رہوگی۔ خود کرنے والی مشقوں کے بعد اس موضوع پر گفتگو بچوں کو اپنے معائنہ کا نتیجہ اخذ کرنے میں معاون ہوگی۔ ساتھ ہی صحیح سمت میں گفتگو یا مشورے بچے میں ذاتی طور پر سیکھنے میں زیادہ معاون ہوسکتے ہیں۔

کتاب میں اس بات کی کافی گنجائش ہے کہ بچے علم کے لیے استاد اور درسی کتاب کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً خاندان کے افراد، معاشرے کے لوگ، اخبار اور کتابیں وغیرہ، اس سے یہ واضح ہوسکے گا کہ محض درسی کتابیں ہی حصولِ علم کا ذریعہ نہیں ہیں۔ بہت پرانی بات اور تاریخ کی جھلک کے لیے بچوں کو اپنے بزرگوں سے مدد لینے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے اس سے بچوں کے سرپرستوں اور سماج کا اسکول سے رشتہ تو استوار ہوگا ہی ساتھ ہی ان کا اشتراک بھی بڑھے گا۔ استاد کو بھی بچے کے گھر کے بارے میں جاننے کا موقع ملے گا۔

بچوں کی کتابوں میں تصاویر اہم جز ہوتی ہیں۔ مصنفین کی ٹیم نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ تصویر کی ہیئت، تحریر شدہ باتوں کی عکاسی کرے۔ تصویر دیکھ کر بچہ خوش ہو اس سے علم حاصل کرے تصاویر کو اس صورت میں پیش کیا گیا ہے کہ تحریر کی خوبی سے ہم آہنگی رکھے۔ تصاویر سے بچوں میں خوشی کے ساتھ ساتھ چیلنج سے مقابلے کی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے۔

درسی کتاب میں بچوں کو کام کرنے کے انواع و اقسام کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ اکیلے چھوٹے گروپ یا بڑے گروپ میں کام کرنا، گروپ میں کئی روایتی کارکردگیوں میں بچے ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھتے ہیں اور مل جل کر کام کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچے دستکاری اور مصوری کو گروپ میں کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جب بچوں کی تخلیقی صلاحیت کو سراہا جاتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور ان کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ لہٰذا ان کی تعریف کی جانی چاہیے اور ان کے تخلیقی جذبے کو غیر ضروری طور پر نہ روکا جائے۔

اسباق میں سوالات اور مشقوں کا مقصد محض معلومات بہم پہنچانا اور اس کو جانچنا نہیں ہے بلکہ بچوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ ان سوالات اور مشقوں کو حل کرنے کے لیے ان کو مناسب وقت دینا چاہیے کیونکہ ہر بچہ اپنی رفتار سے سیکھتا ہے۔ استاد بچوں کی ضروریات، پڑھانے کے طریقے اور مقامی حالات کے مطابق اپنے جانچنے کا طریقہ خود متعین کرے گا۔ بچوں کی اہلیت کو جانچنے پرکھنے کا کام، ان کے ذریعے انجام دی گئی کلاس یا کلاس سے باہر کی سرگرمیوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ جانچ ایک سنجیدہ عمل ہے لہٰذا مختلف حالات جیسے معائنہ کرنے، سوال کرنے، ڈرائنگ یا مصوری کرنے، گروہ میں آپس میں بات چیت کرنے کے دوران بھی ان کو جانچنا ضروری ہے۔

درسی کتاب کی تیاری کے دوران مصنفین کے سامنے ایک اہم مسئلہ سماج میں موجود غیر یکسانیت کی جانب بچوں میں احساس پیدا کرنا تھا، چاہے وہ فرق جسمانی صلاحیتوں، معاشی حالات یا ہمارے برتاؤ میں فرق کی وجہ سے ہو۔ یہ تمام باتیں ہمارے رہن سہن، کھانے پینے اور مادی سہولیات کے حصول وغیرہ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ہمیں اس عدم یکسانیت کے تصور کو سمجھنے اور اس کا احترام کرنے کی ضرورت ہے۔ اساتذہ کو

اس بات پر خاص توجہ دینی چاہیے جس سے سماجی مسائل کا سمجھ داری کے ساتھ حل کیا جا سکے۔ خاص طور پر کلاس روم میں خصوصی توجہ والے طبقہ کے بچے ہوں یا پھر پریشان ماحول سے آنے والے بچے ہوں۔

یہ کتاب ہمارے سامنے کئی اور مسائل بھی رکھتی ہے۔ اسی کتاب میں دیے گئے کچھ اسباق موجودہ زندگی کی مثالوں پر مبنی ہے۔ ان اسباق میں حقیقی واقعات سے متعلق کہانیاں ہیں یا پھر ان واقعات سے جڑے کرداروں کی جھلک ہے کیونکہ زندگی خود علم حاصل کرنے اور سیکھنے کا سرچشمہ ہے۔ ساتھ ہی حقیقی زندگی سے جڑے واقعات ہمیں کچھ کرنے کے لیے اکساتے ہیں ہمارے سامنے ایک دلچسپ پس منظر پیش کرتے ہیں اور ہمارے پرانے تجربات پر از سرِ نو غور کرنے کے مواقع پیش کرتے ہیں۔

زندگی کے تجربات سے بڑے یہ قصے کہانیاں لوگوں کی کامیابی یا ترقی یا ان کے برتاؤ سے متعلق ہیں۔ یہ مناظر ہم نے ایسے لوگوں کی زندگی سے چنے ہیں جنھیں بہت کم لوگ جانتے ہیں ہم نے بہت مشہور لوگوں کی زندگی سے جڑے واقعات کو نہیں چنا ہے۔ کیونکہ یہ محسوس کیا گیا کہ عام لوگوں کی زندگی سے جڑے واقعات بچوں کو زیادہ متاثر کر سکتے ہیں۔ اس سے قاری اور کردار یا مضمون کے درمیان کی دوری کو کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ ان واقعات اور سبق کے حصوں کو پڑھنے کے بعد بچے اس سے اوپری طور پر نہ جڑ کر تخلیقی طور پر جڑیں گے۔ مل جل کر کام کرنے اور مباحثہ کے ذریعہ ہر سبق میں ایک ایسا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ یہ امید کی جاتی ہے کہ بچے یا جوان ہر ایک اپنے تجربات، زندگی کی قدروں اور تجزیہ کرنے کی مہارت کے ذریعے اس پر تنقید کریں گے۔ یہ عمل پڑھانے اور سیکھنے کی مہارت میں اضافہ کرے گا اور بچوں میں زندگی کے تئیں صحیح سمجھ پیدا کرنے کو ایک نئی سمت دے گا۔

مصنفین کی ٹیم نے نہ صرف بچوں بلکہ اساتذہ کو بھی ایسے فرد کی شکل میں دیکھا ہے جو مزید علم حاصل کرتے ہیں اور اپنے تجربات میں اضافہ کرتے ہیں۔ لہٰذا اس درسی کتاب کو سیکھنے سکھانے کے آلۂ کار کے طور پر دیکھا گیا ہے جس کے اردگرد استاد اپنے تدریس کے عمل کو منظّم کرے تاکہ بچوں کو سیکھنے کے مواقع حاصل ہو سکیں۔

ایس۔ امل جیری ارپتھراج، عمر 10 سال
سینٹ پیٹرک ماڈرن ہائر سکنڈری اسکول، پانڈیچیری

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئرپرسن، ایڈوائزری کمیٹی برائے درسی کتب (پرائمری سطح)

انیتا رامپال، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن (سی آئی ای)، دہلی یونیورسٹی، دہلی

خصوصی صلاح کار

ساوتری سنگھ، پرنسپل، آچاریہ نریندر دیو کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

معاون خصوصی صلاح کار

فرح فاروقی، پروفیسر، فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

اراکین

لتیکا گپتا، کنسلٹنٹ، ایس ایس اے، ڈی ای ای، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ممتا پانڈیہ، ریٹائرڈ پروگرام ڈائریکٹر، سنٹر فار انوائرنمنٹ ایجوکیشن، احمد آباد

پونم مونگیا، ٹیچر، سرودیہ کنیا ودیالیہ، وکاس پوری، نئی دہلی

رینا آہوجہ، پروگرام آفیسر، نیشنل ایجوکیشن گروپ—ایف آئی آر ای، گوتم نگر، نئی دہلی

سنگیتا اروڑا، پرائمری ٹیچر، کیندریہ ودیالیہ، شالیمار باغ، نئی دہلی

سیمانتنی دھرو، ڈائریکٹر، اویہی اباکس پروجکٹ، ممبئی، مہاراشٹر

سواتی ورما، ٹیچر، دی ہیریٹیج اسکول، روہنی، نئی دہلی

ممبر کوارڈی نیٹر

منجو جین، ریٹائرڈ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایلیمنٹری ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہارِ تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ ان سب ہی مصنفین، شاعروں اور اداروں کی شکرگزار ہے جنھوں نے اپنی تخلیقات کے استعمال کی اجازت دی۔ لیسا ہیڈلوف (مصنفہ) ''چلو، چلیں اسکول!'' (باب 1، کتاب Going to School سے اقتباس) اور ''بچہ کی قلم سے'' (باب 1، ایکلویہ کے ذریعے شائع چکمک سے اقتباس)؛ ''انیتا اور شہد کی مکھیاں'' کے لیے 'Going to School' یونیسیف کے تعاون سے چلنے والے ادارہ کے (باب 5، ایک سچی کہانی سے اقتباس)؛ کرناٹک کی انجمن 'دی کنسرڈ فار ورکنگ چلڈرن کے ''پانی کی افراط، پانی کی قلت'' (باب 18، ''بھیم سنگھ ۔ بچوں کی پنچایت'' کی اسٹڈی سے اقتباس)؛ محترمہ ویمو بین بدھیکا اور دکھشنا مورتی بالمندر کے ''ایک مصروف مہینہ'' (باب 16، گجو بھائی بدھیکا کی تخلیق رتو نہ رنگ سے اقتباس)؛ ''چسکیٹ اسکول جاتی ہے'' (باب 27، ترجمہ کی گئی کہانی) کے لیے سجاتا پدمانا بھن (مصنفہ) مدھوونتی اننت راجن اور منیشا سیٹھ گٹمان (مصور)، نامگیال انسٹی ٹیوٹ فار پیوپل ودڈس ایبلیٹی، لیہہ، لداخ۔

ہم پوچم پلی ساڑیوں پر بچوں کے مضمون کے لیے ایس ونا ئیک (اے ایم او، ایس ایس اے، آندھرا پردیش) اور اس کے ترجمے کے لیے (باب 23) محترمہ کے۔ کلیانی، لیڈی شری رام کالج، دہلی یونیورسٹی کے خاص طور پر مشکور ہیں۔ ہم مرکز برائے ماحولیاتی تعلیم، احمد آباد اور اویہی ایکس، ممبئی کے بھی ممنون ہیں جنھوں نے اپنے اشاعتی مواد کے استعمال کی اجازت دی۔ جس پر مبنی کئی ابواب اس کتاب میں شامل ہیں۔ ہم درج ذیل انجمنوں اور اداروں کے بھی بے حد شکرگزار ہیں جنھوں نے اپنے ماہرین کو اس کتاب کی تیاری میں شرکت کی اجازت دی۔ ان میں ڈائریکٹر، مرکز برائے ماحولیاتی تعلیم، احمد آباد؛ اویہی ایکس، ممبئی؛ پرنسپل، کیندریہ ودیالیہ، شالیمار باغ، دہلی؛ پرنسپل، سرودیہ کنیا ودیالیہ، وکاس پوری نئی دہلی؛ پرنسپل، دی ہیریٹیج اسکول، روہنی، دہلی؛ سرجن لیفٹیننٹ کمانڈر وحیدہ پریزم کے انٹرویو کے لیے ڈائریکٹر جنرل، آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز، وزارت دفاع (ایم ۔ بلاک) نئی دہلی؛ عطر (باب 11) اور پوچم پلی ساڑیوں (باب 23) سے متعلق مواد مہیا کرانے کے لیے صوبائی پروجکٹ ڈائریکٹر، ایس ایس اے، اتر پردیش اور آندھرا پردیش کے نام شامل ہیں۔ اس کتاب کا انگریزی مسودہ تیار کرنے کے لیے ممتا پانڈے اور سرورق کی مصوری کے لیے طاہرہ پٹھان اور رابعہ شیخ کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہم کے۔ کے۔ وششٹھ، پروفیسر اور صدر، ڈپارٹمنٹ آف ایلیمنٹری ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی کے خاص طور پر شکرگزار ہیں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں ہر ممکن مدد کی۔ ہم شویتا اپل، چیف ایڈیٹر، پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ این سی ای آر ٹی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ایڈیٹنگ کے دوران بعض اہم مشوروں سے نوازا۔

کرنی دیویندرا، پروفیسر ڈپارٹمنٹ آف ایلیمنٹری ایجوکیشن، سشما جیرتھ، ریڈر، ڈپارٹمنٹ آف وومین ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں انہوں نے مسودہ کی تیاری کے دوران جنسی تفریق کے مسائل پر اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اس کتاب کی اشاعت میں پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ، این سی ای آر ٹی کی بے پناہ کاوشیں لائقِ تحسین ہیں۔

فہرست